سوال

بے نمازی کا شمار کن میں ہوتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا بے نماز آدمی اہل سنت والجماعت اہل حدیث میں شمار ہوگا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مد!

اہل علم کا اس بات پر تو اتفاق ہے کہ نماز کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لیکن اہل علم میں اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ بے نمازی دائرہ اسلام سے خارج ہے یا نہیں۔ اس بارے امام احمد رحمہ اللہ اور حنابلہ کا معروف موقف یہی ہے کہ بے نمازی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ امام مالک اور امام شافعی رحمہ

خ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

نکار نہ کرے تو اس کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض علماء اسے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں، اور وہ مرتد شمار ہوگا، اس سے تین یوم تک توبہ کرنے کا کہا جائیگا، اگر تو تین دنوں میں اس نے توبہ کر لی تو بہتر وگرنہ مرتد ہونے کی بنا پر اسے قتل کر دیا جائیگا، نہ تو اس کی نماز جنا

ہمارے اور ان کے درمیان عہد نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترک کی اس نے کفر کیا"

اسے امام احمد نے مسند احمد میں اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

"آدمی اور کفر و شرک کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں اس موضوع کی دوسری احادیث کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ماز کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے اور دین اسلام سے مرتد ہے، اس کا حکم وہی ہے جو پہلے قول میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ لیکن اگر وہ اس کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا بلکہ وہ سستی اور کاہلی کی بنا پر نماز ترک کرتا ہے تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ٹھرے گا، لیکن دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوگا، ا

ء (49/6)۔

۳۔ پس امام حمد رحمہ اللہ اور حنابلہ کے معروف موقف کے مطابق بے نمازی مسلمان ہی نہیں ہے چہ جائیکہ کہ اہل سنت والجماعت یا اہل الحدیث کہلانے کا حقدار ہو جبکہ جمہور اہل علم کے نزدیک بے نماز گناہ گار اور فاسق وفاجر ہے لہذا اس بنیاد پر اہل سنت والجماعت اور اہل الحدیث میں شامل ہے۔ پس جمہو

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی